MAJLIS ANSARULLAH
UNITED KINGDOM

تبلیغ کے متعلق زرّیں نصائح

از خطبہ جمعہ فرمودہ 8 ستمبر 2017

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ النحل آیت 126 کی تلاوت فرمائی

ترجمہ: اپنے ربّ کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ ہی بحث کر جو بہترین ہو۔ یقیناً تیرا ربّ ہی اسے، زیادہ جانتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کا بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

لیکن ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے، کہ چاہے یہ تبلیغ کے کام کے لئے منصوبہ بندی ہے یا کسی اور کام کی منصوبہ بندی ..... جب خلیفہ وقت سے منظوری ہو جاتی ہے، تو اس پر اپنی تمام تر صلاحیتوں اور طاقتوں کے ساتھ، عمل درآمد کروانا اور کرنا، ممبران مجلس شوریٰ کی بھی ذمہ داری ہے اور ہر سطح کے جماعتی عہدیداران کی بھی ذمہ داری ہے۔

- دنیا کے کئی ممالک کی جماعتوں نے اپنی مجالس شوریٰ میں اپنا لائحہ عمل تجویز کیا، کہ کس طرح ہم تبلیغ کے کام کو، اسلام کے حقیقی پیغام کو، اپنے ملک کے ہر پہنچانے کے کام کو وسعت دے سکتے ہیں، یا اسے بہتر بنیادوں پر قائم کر سکتے ہیں۔
- مَیں ہر عہدیدار کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے سیکریٹری تبلیغ سے اس تجویز پر جماعتوں میں عملدرآمد کروانے کے لئے مکمل تعاون کریں، خود اس کا حصہ بن کر افرادِ جماعت کے لئے نمونہ پیش کریں۔ کوئی بھی عہدیدار ہو، کسی نہ کسی رنگ میں تبلیغ میں

حصہ لے سکتا ہے اور اگر عہدیدار حصّہ لے رہے ہوں، تو افرادِ جماعت کے سامنے نمونے قائم ہو رہے ہونگے۔ اور بہت سے احمدی ایسے ہوں گے، جو بغیر کہے، بغیر خاص توجہ دلائے، خود بخود ان نمونوں کو دیکھ کر، اس لائحہ عمل کو پورا کرنے کے لئے اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی کوشش میں شامل ہو جائیں گے۔

- لیکن سب سے بڑھ کر یہ جو آیت میں نے تلاوت کی ہے، اس میں اللہ تعالیٰ نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے، اسے سمجھیں اور اس کے مطابق ہر سیکریٹری تبلیغ عمل کرے، ہر عہدیدار عمل کرے اور داعیانِ خصوصی عمل کریں۔ داعیانِ خصوصی کا مَیں نے خاص طور پر ذِکر کیا، کہ ان لوگوں نے خود اپنے آپ کو پیش کیا ہے، کہ ہم باقی افراد کی نسبت زیادہ وقت تبلیغ کے لئے دیں گے۔
- علم بھی ہو لیکن ان باتوں کی طرف توجہ نہیں جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں تو پھر اس میں وہ برکت نہیں پڑ سکتی، بہتر نتائج نہیں نکالے جاسکتے ہیں، جو نکل سکتے ہیں۔
- ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق تبلیغ کرنا اور تبلیغی رابطے کرنے، ہر احمدی کی بہت اہم ذمہ داری ہے۔ حکمت کے بڑے وسیع معنی ہیں اور کامیاب تبلیغ کے لئے ضروری ہے کہ ان معنی کا ہمیں علم ہو کہ اپنی تبلیغ میں ان باتوں کو ہم مدنظر رکھیں۔ حکمت کے ایک معنی علم کے ہیں، تبلیغ کے لئے علم بھی ہونا چاہیئے۔
- ہمیں علمی لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے دلائل سے لیس کر دیا ہے اور جماعتی لٹریچر میں اس علم کو مہیا کیا ہے۔ کہ معمولی سی کوشش بھی علمی مضبوطی عطاء کر دیتی ہے۔ پھر سوال وجواب کی صورت میں آڈیو، وڈیو مواد موجود ہیں۔ پھر ویب سائٹس ہیں۔ بعض غیر تو کہہ دیتے ہیں کہ ابھی ان کے پاس لمبی بحث کا وقت نہیں ہے، انہیں پمفلٹ دیئے جاسکتے ہیں اور ویب سائٹس کے پتے بھی دے دیں تو دلچسپی رکھنے والے بعد میں معلومات لے لیتے ہیں۔
- پس ایک تو پہلے اپنا علم بڑھانے کی ضرورت ہے۔ تاکہ جن سے علمی گفتگو ہونی ہے، ان سے اس طریق سے بات کی جائے، جس معیار پر وہ اترتے ہیں۔ دوسرے یہ پتہ ہونا چاہیئے کہ اس وقت ہمارے لٹریچر اور ویب سائٹس میں کہاں یہ علمی جواب کا مواد میسر ہے۔
- مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں سے اور خدا تعالیٰ کے وجود سے انکار کرنے والوں سے ان کی سوچ کے مطابق، ان کے دلائل کے مطابق دلیلیں دینی ہوگی۔
- پس لمبی بحثوں میں پڑنے کی بجائے، جائزہ لے کر اعتراض دیکھ کر ان کو رڈ کرنے کی ٹھوس دلیل سے کوشش کرنی چاہیئے۔
- شعبہ تبلیغ کو چند ایسے اعتراض بھی چھوٹے پمفلٹس کی صورت میں شائع کر کے جماعتوں کو مہیا کرنے چاہیئں، اگر زیادہ سے زیادہ

لوگوں کو تبلیغ کے کام میں لگانا ہے تو یہ محنت اس شعبہ کو کرنی پڑے گی اور خرچ بھی کرنا پڑے گا۔

- پس تبلیغ میں نرمی اور عقل سے کام لینے کی بھی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ غصہ اور تیزی سے بات کرنے سے دوسروں پر منفی اثر پڑتا ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ دلیل کوئی نہیں، اس لئے غصہ میں جواب دیا جارہا ہے۔ جو غصہ دکھائے، اس کے ساتھ بھی نرمی سے بات کرنی چاہیئے۔
- پس ایسے طریقے سے بات کرنی چاہیئے، جو دوسرے کو آسانی سے سمجھ آجائے اور اس کی جہالت کو دور کرنے والی ہو۔
- آنحضرت ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ لوگوں کے فہم اور ادراک کے مطابق ان سے بات کیا کرو۔
- حق کے مطابق اور موافق بات کرنے چاہیئے، ہمیشہ سچی اور واقعات کے مطابق بات کرنی چاہیئے، یہ نہیں کہ دوسرے کو متاثر کرنے کے لئے حقائق وواقعات سے ہٹ کر بات کی جائے۔
- تبلیغ میں جہاں مستقل مزاجی کی ضروری ہے وہاں ذاتی رابطوں کے بڑھانے کی بھی ضرورت ہے۔
- پس ہمیں اپنی تبلیغی سرگرمیوں میں ایک تسلسل پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ سال میں ایک یا دو دفعہ عشرہ منالیا اور تبلیغی لٹریچر سڑکوں پر کھڑا ہو کر تقسیم کر دیا اور سمجھ لیا کہ تبلیغ کا حق ادا ہو گیا ہے۔
- آجکل سیاسی پناہ کے لئے مختلف عمر کے لوگ آئے ہیں۔ تو ایسے تمام لوگوں کو اپنی صحت وعمر کے لحاظ سے تبلیغ کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیئے۔ لٹریچر تقسیم کرنے کے لئے وقت دینا چاہیئے۔ زبان نہیں آتی تو لٹریچر لے جائیں، کیسٹ لے جائیں، اگر سڑکوں پر لٹریچر تقسیم کرنا ہے، تو مستقل پروگرام رہنا چاہیئے۔
- ان میں عہدیداروں کو، پرانے رہنے والوں، داعیان خصوصی کو بھی شامل ہونا چاہیئے، صرف پناہ کے لئے آنے والوں کو نہیں۔ داعیانِ خصوصی کو اب زیادہ وقت دے کر اب اس تبلیغ کے میدان میں آنا چاہیئے۔
- **دنیا کے جو حالات ہیں، اب دنیا کو بتانے کے لئے، ہمیں کھل کر بتانا ہو گا کہ یہ حالات، تمہارے دنیاداری میں ڈوبنے کی وجہ سے پیدا ہو رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی وجہ سے پیدا ہو رہے ہیں۔ اس لئے ایک ہی راستہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف آؤ اور سچے دین کی تلاش کرو۔**
- مستقل مزاجی کے ساتھ اسے کرتے چلے جانا ہمارا کام ہے، اس کے نتائج کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا، مَیں نے پیدا کرنے ہیں، کس نے گمراہی میں بھٹکتے رہنا ہے اور کس نے ہدایت پانی ہے، یہ باتیں اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں۔ تمہارا کام تبلیغ کرنا ہے، پیغام پہنچانا ہے۔ اسلام کی خوبیوں اور خوبصورت تعلیم کو دوسروں پر ظاہر کرنا ہے اور وہ کئے جاؤ۔ اگر ہم اپنا فرض پورا کر رہے ہیں تو دنیا کم از کم اللہ تعالیٰ کو مرنے کے بعد یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہمیں تو اسلام کا پیغام ملا ہی نہیں۔

- انسان عالم الغیب نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں یہ علم دیا ہی نہیں گیا، کس پر اثر ہونا ہے اور کس پر نہیں ہونا۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق، ہم نتائج کے بارے میں ذمہ دار نہیں ہیں۔۔ کہ کیوں 100 فیصد لوگ ہمارے پیغام سے متاثر ہو کر اسلام کو قبول کرنے والے نہیں بنے۔ **اگر پوچھا جائے گا، تو صرف اتنا، جو اللہ تعالیٰ نے ہم سے پوچھنا ہے، کہ کیا پیغام پہنچایا؟ یا پھر کیوں ہم نے اپنا تبلیغ کا فریضہ ادا نہیں کیا؟ اور کیوں اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے نہیں کیا؟**
- نرمی کا ہر گز مطلب یہ نہیں کہ مداحنہ کر کے اتنا ڈر جاؤ کہ ہاں میں ہاں ملانے لگ جاؤ۔ اور خلاف واقعہ جو بات ہے اس کی تصدیق کی جائے، حکمت بہر حال ضروری ہے، نرم زبان اور اخلاق بھی ضروری ہے، لیکن غلط بات کو غلط کہنا بھی ضروری ہے۔ پس اس بات کو یاد رکھنا چاہیئے کہ حکمت کا مطلب بزدلی نہیں ہے یا اپنے قریب لانے کے لئے غلط بات کی تصدیق کرنا نہیں ہے۔
- پس جس کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دینی ہے، اس کا دِل خود ہی اللہ تعالیٰ کھول بھی دیتا ہے۔
- عہدیداروں کو خاص طور پر اس طرف توجہ کرنی چاہیئے کیونکہ اُن میں میں نے دیکھا ہے کہ بعض دفعہ بزدلی کا زیادہ اظہار ہو جاتا ہے۔ مخالفت کی کوئی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ مخالفت تو تبلیغ کے راستے کھولتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ جس قدر زور سے باطل حق کی مخالفت کرتا ہے، اُسی قدر حق کی قوت اور طاقت تیز ہوتی ہے۔
- تبلیغ کے لئے یہ بات بھی ضروری ہے کہ انسان کے قول و فعل میں مطابقت ہو۔ جو کہتے ہیں اُس پر عمل بھی کرنے والے ہوں، حکمت کی باتیں بھی تبھی منہ سے نکلتی ہیں اور دوسروں پر اثر کرتی ہے جب قول و فعل ایک ہو۔
- خوب یاد کر لو کہ اگر انسان کی گفتگو سچے دل سے نہ ہو اور عملی طاقت اُس میں نہ ہو تو وہ اثر پذیر نہیں ہوتی۔ اس سے تو ہمارے نبی کریم ﷺ کی بڑی صداقت ثابت ہوتی ہے، کیونکہ جو کامیابی اور تاثیر بالقلوب ان کے حصے میں آئی، اس کی کوئی نظیر بنی آدم کی تاریخ میں نہیں، اور یہ سب اس لئے ہوا کہ آپ کے قول اور فعل میں پوری مطابقت تھی۔ صرف لفاظی اور لسانی کام نہیں آسکتی جب تک عمل نہ ہو اور باتیں عند اللہ کچھ بھی وقعت نہیں رکھتیں۔
- پہلے نمونہ بنو پھر اسلام کی تبلیغ کرو اور اسکے کمالات دنیا میں پھیلاؤ۔ پس تبلیغ کے لئے بھی اپنی حالتوں میں پہلے پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔
- ایک سچے مسلمان کا نمونہ جب انسان بن جائے پھر سوال ہی نہیں کہ دوسروں کی توجہ پیدا نہ ہو، نمونہ دیکھ کر ہی لوگ توجہ پیدا کر لیتے ہیں اور اس طرح باقاعدہ تبلیغ سے پہلے ہی تبلیغ کے راستے کھلنے شروع ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شائع کردہ: قیادت تبلیغ مجلس انصار اللہ یوکے

tabligh@ansar.org.uk